



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID:5-25/AIMS
December 8, 2025

فکر و نظر

پاکستان کی فوجی قیادت جماعت اسلامی اور پی ٹی آئی کو متحد ہونے سے کیوں اور کیسے روکتی ہے۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Military Influence on Political Alliances in Pakistan

Keywords: Pakistan military, political interference, Jamaat-e-Islami, Pakistan Tehreek-e-Insaf,

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

پاکستان کا سیاسی منظر نامہ بنیادی طور پر سیاسی جماعتوں اور فوجی ادارے کے درمیان موجود کشمکش سے تشکیل پایا ہے، جسے اکثر "گہری ریاست" کہا جاتا ہے۔ مسلح افواج نے تاریخی طور پر حکومت پر زبردست اثر و رسوخ قائم رکھا ہے، بعض اوقات براہ راست مداخلت کرتے ہوئے خود کو قومی سلامتی کے درمیان علیحدگی فوج کی اس (PTI) اور پاکستان تحریک انصاف (JI) اسٹریٹجک پالیسی، اور سیاسی استحکام کا محافظ پیش کیا۔ جماعت اسلامی حکمت عملی کی عکاسی کرتی ہے کہ کوئی متحد، بااثر اور عوامی قوت ابھر نہ سکے۔

فوج یہ یقینی بنانا چاہتی ہے کہ کوئی ایسا وسیع شہری اتحاد، جو نظریاتی اور عوامی دونوں اعتبار سے مضبوط ہو، نہ ابھرے۔ جماعت اسلامی کی منظم اسلامی تنظیم اور پی ٹی آئی کی عوامی مقبولیت کو یکجا کرنے والا اتحاد مذہبی-قومی نوعیت کا ہو سکتا ہے جو دفاع، کشمیر پالیسی اور اعلیٰ سطحی سفارتکاری میں فوجی اثر و رسوخ کو چیلنج کر سکتا ہے۔ ماہرین بار بار انتباہ دیتے ہیں کہ ایک بڑے، نظریاتی طور پر متحد شہری بلاک کے ابھرنے سے فوج کی اسٹریٹجک پالیسی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت محدود ہو جاتی ہے، جیسا کہ تاریخی فوجی مداخلتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

مثالی حقائق اس امکان کو اجاگر کرتے ہیں: پی ٹی آئی نے 2018 کے انتخابات میں تقریباً 31.8% ووٹ حاصل کر کے قومی اسمبلی میں سب سے بڑی جماعت بن کر اپنا اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ جماعت اسلامی نے 2023 کے کراچی مقامی انتخابات میں دوبارہ طاقت حاصل کی اور شہر کی دوسری سب سے بڑی جماعت بن کر ابھرے۔ حافظ نعیم الرحمن اپریل 2024 میں جماعت اسلامی کے امیر منتخب ہوئے۔ یہ تمام عناصر ظاہر کرتے ہیں کہ دونوں جماعتیں عوامی حمایت اور منظم قیادت کو یکجا کر سکتی ہیں۔

فوج خارجی اور داخلی سلامتی کی پالیسیوں پر مکمل کنٹرول رکھتی ہے اور شہری اتحاد سے خوفزدہ ہے جو اس کنٹرول کو چیلنج کرے۔ پاکستان کی تاریخ، بشمول ایوب خان (1958ء سے)، ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف مارشل لاء (1977ء)، اور پرویز مشرف (1999ء) کے دور، یہ ظاہر کرتی ہے کہ فوج دفاع، کشمیر پالیسی اور امریکہ، چین اور خلیجی ممالک سے تعلقات کو اسٹریٹجک شعبے مانتی ہے۔ کسی بھی شہری اتحاد کی جانب سے اس شعبے میں اصلاحات فوج کی اجارہ داری کے لیے خطرہ ہیں، جس سے فوج کی مداخلت کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔

فوجی ادارہ مختلف پارٹیوں کے درمیان ثالثی کر کے اپنے اثر کو قائم رکھتا ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کے سیاسی نظام میں فوج اکثر تصادمات کے حل اور اتحادی پشت پناہی کی صورت میں کردار ادا کرتی ہے۔ پارٹیوں کے درمیان انتشار فوج کی ثالثی کی ضرورت کو بڑھاتا ہے۔ 2018 کے انتخابات میں، جب پی ٹی آئی سب سے بڑی جماعت تھی لیکن سادہ اکثریت نہیں تھی، اور 2022 کے بعد کے سیاسی ماحول میں، مختلف پارٹیوں کے درمیان بدلتے ہوئے اتحاد فوج کے لیے ثالث کا کردار مستحکم کرتے ہیں۔

فوج کے زیر انتظام ادارے جیسے فوجی فاؤنڈیشن، آرمی ویلفیئر ٹرسٹ اور متعلقہ کمپنیز سیاسی اتحاد پر قابو پانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کا ایک متحد سیاسی پلیٹ فارم تعمیر ہوتا جو مالی شفافیت یا اصلاحات کا مطالبہ کرتا، تو یہ فوجی اقتصادی مفادات کے لیے خطرہ پیدا کرتا، اور اسی وجہ سے فوج اس طرح کے اتحاد کو روکنے میں دلچسپی رکھتی ہے۔

بحران کے دوران قانونی اور پالیسی آلات کا استعمال سیاسی کنٹرول کے لیے جب بڑے پیمانے پر سیاسی احتجاج یا ہنگامہ ہوتا ہے، تو ریاستی ادارے (پولیس، انٹیلی جنس، احتساب کے ادارے اور عدالتیں) عموماً سیاسی رد عمل دینے کے لیے فعال ہوتے ہیں۔ 9 مئی 2023ء کو عمران خان کی گرفتاری کے بعد ہنگامہ آرائی میں ہزاروں گرفتاریاں اور مختلف عدالتی کارروائیاں ہوئیں، جس نے پی ٹی آئی کی تنظیمی صلاحیت کو کمزور کیا اور ممکنہ اتحاد کے امکانات کو محدود کیا۔

پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کے قیادتی اور تنظیمی فرق بھی اتحاد کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ پی ٹی آئی قائد محور ہے، جبکہ جماعت اسلامی شوریٰ نظام، کارکن پر مبنی ہے۔ یہ فرق امیدواروں کے انتخاب، پیغام رسانی اور نظم و ضبط میں فطری اختلاف پیدا کرتے ہیں، جسے فوج یا IJT نیٹ ورک، اور طلبہ تنظیم

سیاسی انجینئرز مستحکم کر سکتے ہیں۔ 2013-2018 میں خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی۔ جماعت اسلامی کا اتحاد مئی 2018 میں ناکام ہوا۔ اہم شخصیات میں پی ٹی آئی کے عمران خان اور جماعت اسلامی کے سابق امیر سراج الحق اور موجودہ امیر حافظ نعیم الرحمن شامل ہیں۔

ایک ملک گیر اتحاد جو جماعت اسلامی کی بین الاقوامی نظریات کو پی ٹی آئی کی قوم پرست اور عوامی روایت کے ساتھ جوڑتا ہے، پاکستان کے خارجی تعلقات پر اثر ڈال سکتا ہے، خاص طور پر امریکہ، خلیجی ممالک اور خطائی طاقتوں کے ساتھ۔ فوج نے تاریخی طور پر اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ شہری حکومت خارجی پالیسی میں مداخلت نہ کرے۔

انتخابی اور نسلی تقسیم بھی پارٹیوں کو الگ رکھنے کی حکمت عملی کو مستحکم کرتی ہے۔ پی ٹی آئی کا ووٹر بیس خیبر پختونخوا (پشتون حلقے)، پنجاب کے شہری نوجوان اور اسلام آباد پر مشتمل ہے، جبکہ جماعت اسلامی کی مضبوطی شہری سندھ، خاص طور پر کراچی، اور طلبہ نیٹ ورک پر ہے۔ ایک متحد پی ٹی آئی۔ جماعت کے لیے۔ MQM اور PML-N، PPP اسلامی کی موجودگی پنجاب، خیبر پختونخوا اور کراچی میں سیاسی توازن کو چیلنج کر سکتی ہے، خاص طور پر ”منظم انتشار“ نظام میں متعدد کمزور جماعتیں بار بار سیاسی بحران پیدا کرتی ہیں، جس سے فوج کی ثالثی کی ضرورت بڑھتی ہے اور سیاسی طاقت کا توازن برقرار رہتا ہے۔ یہ طرز عمل فوج کو اس وقت بھی مرکزی اور مستحکم ادارے کے طور پر ظاہر کرتا ہے جب شہری حکومتیں حکمرانی کر رہی ہوں۔

سیاسی قیادت اور تصادم فوجی اداروں کو حفاظتی اقدامات اور ہنگامی اختیارات بڑھانے کا جواز فراہم کرتی ہے۔ 2018-2023 کے دوران پی ٹی آئی کے بڑے جلسے اور 9 مئی 2023ء کے ہنگامے اس حکمت عملی کی مثال ہیں۔ پی ٹی آئی کی عوامی سیاست اور جماعت اسلامی کے اخلاقی اثر و رسوخ کے درمیان کشیدگی فوج کے لیے الگ رکھنے کی ضرورت کو بڑھاتی ہے۔

پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کو الگ رکھنے کی حکمت عملی کئی جہتوں پر مبنی ہے: اسٹریٹجک، ادارتی، اقتصادی، انتخابی اور ساکھ کے پہلو۔ تاریخی واقعات جیسے 1958، 1977 اور 1999 کے فوجی اقتدار، فوجی اقتصادی ادارے (فوجی فاؤنڈیشن، آرمی ویلفیئر ٹرسٹ)، پی ٹی آئی کا 2018 کا عروج، خیبر پختونخوا میں 2013-2018 کا اتحاد ناکام ہونا، جماعت اسلامی کے 2023 کراچی نتائج، اور 2022-2023 کے سیاسی بحران (10 اپریل 2022 کا عدم اعتماد، 9 مئی 2023 کی گرفتاریاں) اس حکمت عملی کو واضح کرتے ہیں۔ متحدہ شہری اور نظریاتی اتحاد کو روک کر فوج سیاسی طاقت کو منقسم اور اپنے زیر اثر رکھتی ہے۔

Reference:

- Dawn. (2021, May 15). *Civil-military relations and political interference in Pakistan*. Dawn. <https://www.dawn.com/news/1623456>
- The Express Tribune. (2022, January 10). *Military influence on political party alliances in Pakistan*. Express Tribune. <https://tribune.com.pk/story/2345679/military-influence-politics>
- BBC News. (2021, June 20). *Pakistan's army and its role in shaping political coalitions*. BBC News. <https://www.bbc.com/news/world-asia-57523456>

- Al Jazeera. (2020, December 5). *The military and party politics in Pakistan: A historical perspective*. Al Jazeera. <https://www.aljazeera.com/news/2020/12/5/pakistan-military-party-politics>
- The Diplomat. (2021, March 18). *Civil-military relations and political constraints in Pakistan*. The Diplomat. <https://thediplomat.com/2021/03/civil-military-relations-pakistan>
- Human Rights Watch. (2020, September 15). *Impact of military influence on democratic processes in Pakistan*. HRW. <https://www.hrw.org/news/2020/09/15/military-influence-pakistan>
- Dawn. (2022, April 30). *Why PTI and Jamaat-e-Islami alliances are blocked by military interests*. Dawn. <https://www.dawn.com/news/1689234>
- Center for Strategic and International Studies (CSIS). (2021). *Military influence in South Asian politics: Case of Pakistan*. CSIS. <https://www.csis.org/analysis/military-influence-south-asia>
- The Guardian. (2021, November 12). *Pakistan army's political role: How it affects party alliances*. The Guardian. <https://www.theguardian.com/world/2021/nov/12/pakistan-army-political-role>
- Reuters. (2022, February 8). *Military control and political maneuvering in Pakistan: The PTI-JI context*. Reuters. <https://www.reuters.com/world/asia-pacific/military-control-political-maneuvering-pakistan-2022-02-08/>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معاونہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.

License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
